ایک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی ۔۔۔!!

از ۔ عمید الرحمٰن عثمانی

برہان، اور ادارۂ ندوۃ المصنفین کی کشتیٔ حیات کیسے کیسے طوفانوں اور کیسی کیسی خوفناک موجوں سے گذر رہی ہے، اس کی ایک اہم، اندوہناک اور دل دوز کڑی وہ حادثۂ فاجعہ ہے جو ۱۳ فروری کی صبح کو پیش آیا جس سے دل و دماغ کی کائنات اور ہوش و حواس کی دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہوگیا ــــ برادر محترم جمیل مہدی کی وفات حسرت آیات ادارۂ برہان کے لئے ایک خوفناک، لرزہ خیز اور تہلکہ انگیز واقعہ کی حیثیت رکھتی ہے، حضرت والد ماجد مفکر ملت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی کی وفات حسرت آیات کے بعد ایک شجر سایہ دار سے محرومی تھی، مگر زندگی کے تپتے ہوئے صحرا میں ہولناک تپش اور دھوپ کی شدت کا مقابلہ کرنے کے لئے کچھ سہارے نظر آتے تھے ۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی کی سرپرستی مجھے ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کا حوصلہ دیتی تھی، ان کی شدید علالت اور سفر پاکستان کے موقع پر میرے بہنوئی جناب بھائی اظہر صدیقی نے میرا ساتھ دیا، دستِ تعاون بڑھایا اور کچھ عرصہ برہان کی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے انجام دیں، اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

مولانا سعید احمد اکبرآبادی کے انتقال کے بعد بھائی جمیل مہدی نے برہان کی ادارت سنبھال لی تو مجھے ایک گونہ اطمینان ہوگیا تھا مگر اس زندگی میں اطمینان و سکون تو

اب دولتِ گم گشتہ ہو کے رہ گئی ہیں بھائی جمیل مہدی بھی اس دنیا سے منھ موڑ کر چلے گئے اور میں پھر ایک بار بے سہارا ہو کر رہ گیا ــــــ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور ہم سب لوگوں کو صبر کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین۔

براہ کرم دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ میری مدد فرمائیں اور میں حضرت مفتی عتیق صاحب کی علمی یادگاروں کو "بادِ خزاں کے مسموم جھونکوں" سے محفوظ رکھ سکوں بلاشبہ حق تعالیٰ ہی محافظِ حقیقی ہیں وہی ہمارے حافظ و ناصر ہیں۔

جمیل مہدی کیا تھے اور کیا نہیں تھے یہ تو ملک بھر کے اخبارات و رسائل میں لکھا جا چکا ہے مگر مجھے سب سے زیادہ ان کے خلوص اور بے نوشی و بے نیازی کی شان اور اس تعلق کا احساس بہت دنوں تک بلکہ ہمیشہ یاد رہے گا جو گذشتہ دو سال میں مجھے ان کے اندر بدرجۂ اتم نظر آیا۔ میں تمام قارئین کرام سے خصوصی درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم جمیل مہدی کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعائے مغفرت فرمائیں اور ان کے پس ماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق کی دعا کریں بشکریہ ــ!

والسلام۔

غم آگیں

عمید الرحمٰن عثمانی

(ڈائریکٹر ندوۃ المصنفین و برہان دہلی)

تبصرہ

باب التقریظ والانتقاد

از محمد عبداللہ طارق دہلوی رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

مصنّف ابن ابی شیبۃ جلد دہم (عربی)

تحقیق وتعلیق : مختار احمد الندوی

سائز : ۲۳-۱۵ س م

کاغذ عمدہ - طباعت معیاری ٹائپ

ضخامت : ۵۷۸ مع فہرست

جلد : فل ریگزین عمدہ مضبوط

ناشر : الدار السلفیۃ ۱۳- محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار بمبئی ۴۰۰۰۰۳

زیر تبصرہ کتاب اپنے سیٹ کی دسویں جلد ہے اور اس کے بعد بھی کام جاری ہے، الدار السلفیہ نے محترم مولانا مختار احمد ندوی صاحب کی سرکردگی میں جو عظیم منصوبہ شروع کیا تھا وہ گویا مکمل ہو گیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ الدار السلفیہ نے جو کثیر تعداد میں بڑی چھوٹی کتابیں شائع کی ہیں ان سب سے قطع نظر یہ ایک کام بھی اس کے لئے بڑا قابل فخر کارنامہ ہے۔

ابن ابی شیبہ تیسری صدی ہجری کے شروع کے اونچے محدث اور بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ کے اساتذہ میں ہیں، ان کی اس کتاب کے بعض اجزاء اب سے پہلے

چھپے تھے مگر پوری کتاب تحقیق وتعلیق کے ساتھ نہ چھپی تھی، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا مختار احمد ندوی صاحب کو کہ انھوں نے نہ صرف یہ کہ کتاب کو زندہ کر کے ناظرین کے ہاتھوں تک پہنچا دیا بلکہ تحقیق وتعلیق کر کے کتاب کو اغلاط سے بھی بڑی حد تک پاک کر دیا۔ امید ہے بقیہ جلدیں بھی جلد چھپ کر منظر عام پر آجائیں گی۔

اتنے عظیم دفتر میں پورے اہتمام کے باوجود بھی کچھ بھول چوک ہوجانا کوئی عجیب بات نہیں ہے بالخصوص جبکہ کتاب میں سندیں بھی ہیں اور متون بھی، متن کی غلطی کا پکڑنا نسبتہً آسان ہے سیاق وسباق اس میں رہنمائی کر دیتے ہیں مگر سند کی غلطیوں کا پکڑنا بہت دشوار کام ہے اس لئے کہ بقول ابو اسحاق ابراہیم بن عبداللہ بخیرمی (م نحو ۲۵۵ھ) کے اس میں نہ سیاق سے کوئی رہنمائی ملتی ہے اور نہ قیاس اس میں کچھ رہبری کر سکتا ہے (المؤتلف والمختلف ص ۲ لعبدالغنی بن سعید الازدی)

چنانچہ خاص طور پر ہم سند کی بعض فروگزاشتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تاکہ آیندہ ان کو درست کیا جاسکے:

(۱) صفحہ ۲۶۷ سطر ۴ میں جو سند ہے اس میں ایک نام "ابوالعدبس" جو کتاب کے دو مخطوطوں میں تھا محقق نے حذف کر دیا ہے اس لئے کہ سنن ابن ماجہ میں وہ نام نہیں تھا جبکہ سند ہو بہو وہی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ نام یہاں ہونا چاہئے اس لئے کہ "ابوالعدبس" "ابوالعنبس" کے استاد ہیں جیسا کہ ابن ماکولا نے الاکمال میں (ج ۶ صفحہ ۸۱ - و - ۱۵۱) لکھا ہے چنانچہ ابن ماکولا نے یہ سند ہو بہو اسی طرح نقل کی ہے جس طرح مصنف ابن ابی شیبہ کے قلمی نسخوں میں ہے یعنی ابوالعنبس اور ابو مرزوق کے درمیان "ابوالعدبس" موجود ہے اگرچہ اختلاف کا بھی ذکر کیا ہے۔

اسی سلسلے میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حاشیہ میں یہ نام "ابوالعدبس" دال کے

بعد یار (آخر الحروف) سے لکھا ہے۔ صحیح بار موحدہ سے ہے ع د ب تینوں مفتوح ہیں اور بار مشددہ ہے۔

سنن ابن ماجہ کی سند میں یہ نام نہ ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے نسخوں میں اختلاف ہے۔ حاشیہ پر ایک نسخے میں اس نام کی موجودگی کا بھی اشارہ دیا گیا ہے۔

(۲) صفحہ ۳۰۵ پر سطر ۳ اور سطر ۹ میں "جھبل" ہے جو طبقات ابن سعد سے لیا گیا ہے قلمی نسخوں میں جمیل (ج م ی ل) تھا۔ اور اتفاق سے یہی جمیل جیم میم اور یار سے اصابہ (ج ۲ ص ۱۷۱) میں ہے اور ابن ابی شیبہ کی اسی روایت نمبر ۹۵۱۵ کا حوالہ دیا ہے لیکن درست جھیل ہے (ج ھ ی ل) جیسا کہ تاریخ کبیر بخاری (جلد ۲ قسم ۱ صفحہ ۲۴۴) اور ثقات ابن حبان (ج ۴ ص ۱۲۳) میں ہے۔ طبقات ابن سعد سے جو نقل ہوا ہے اس میں یار مثناۃ تحتیہ کے بجائے موحدہ آگئی ہے یہ بھی غلط ہے۔

(۳) صفحہ ۳۲۲ سطر ۱۰-۱۱ میں چھپا ہے: .... أخبرنا حصين عن أبي اليقظان حصين بن يزيد الثعلبي ..... اس کے ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ ابو الیقظان کا نام حصین بن یزید ہے حالانکہ ایسا نہیں محقق نے لکھا ہے کہ اس کا نام عثمان بن عمیر ہے اس لئے انہوں نے حاشیہ میں "کذا" لکھ کر اپنی بے اطمینانی کا اظہار تو کر دیا ہے مگر اس عقدے کا حل نہ کر سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہاں ابو الیقظان کے بعد "عن" چھوٹ گیا ہے یعنی ابو الیقظان نے حصین بن یزید الثعلبی سے روایت لی ہے چنانچہ امام بخاری نے تاریخ کبیر (ج ۲ ق ۱ ص ۶) میں بعینہ یہی روایت اسی سند سے بیان کی ہے وہاں یہ "عن" موجود ہے اور ابن حبان نے الثقات (ج ۴ ص ۱۵۸) میں لکھا ہے کہ حصین بن یزید ثعلبی حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور حصین سے ابو الیقظان روایت کرتے ہیں۔

(۴) صفحہ ۳۴۳ حدیث نمبر ۹۶۱۳... عن الجريري عن أبي الورد عن ابن أعبد